ذہبی دوراں مولانا محمد اسحاق بھٹی کی خدمات حدیث

پروفیسر ڈاکٹر خالد ظفر اللہ سمندری فیصل آباد

مختصر حالات زندگی

ذہبی دوراں قدیم درسی علوم اور جدید افکار کا حسین امتزاج' سلف صالحین اور متجددین کے یکساں تعلقات سلفیت وسیاست کے بیک وقت نمائندے' مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک' بزرگوں کے عقیدت مند نوجوانوں کے سرپرست' دوستوں کے دوست' چھوٹوں کے مہربان' بڑوں کے قدردان' مہمان نوازی عالی ظرم' مجلس آرائی میں شگفتہ بیان' مشرقی اقدار کے پاسدار' مغربی جذبہ تحقیق کے علمدار' عمر رواں کے لمحات کو زینت قرطاس بنانے والے قدیم دینی مدارس کے تعلیم یافتہ مگر جدید اردو ادب کے میدان میں عالی مرتبت' خاکہ نگاری کے بادشاہ قلم سے قاری کے دل کو موہ لینے والے اپنی مزاح ومٹھاس بھری تحریر کا متوالا بنانے والے' تاریخی معلومات کا خزینہ' علم کا پہاڑ مگر انکسار کا پیکر' غرور علمی اور پندار تقوی سے مبرا' کہنہ مشق صحافی' کامیاب مترجم' تاریخ نویسی اور خاکہ نویسی میں منفرد تحریر کے مالک جناب مولانا محمد اسحاق بھٹی بن عبدالمجید کی تاریخ پیدائش 15 مارچ 1925ء اور آبائی علاقہ کوٹ کپورہ' ریاست فرید کوٹ' مشرقی پنجاب (موجودہ ہندوستان) ہے آپ 91 برس کی طویل بہاریں دیکھ کر 22 دسمبر 2015ء کو اپنے اخروی سفر پر روانہ ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات قبول فرما کر جنت الفردوس میں اپنا مہمان ٹھہرائے (آمین یا ارحم الراحمین) 22 دسمبر کو بعد از نماز عشاء ان کے آبائی گاؤں منصور پور ڈھیسیاں نزد جڑانوالہ نماز جنازہ کی ادائیگی کے ساتھ والد محترم محمد داؤد مرحوم 1982ء سے جاری ہمارا دونسلوں کا دنیاوی تعلق اختتام پذیر ہوا۔

(تفصیلات کے لئے دیکھئے ''کاروان سلف مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد 2003ء) (ص 65 تا 67)

مکرمی ومخدومی جناب بھٹی صاحب کے تفصیلی شخصی حالات کے لئے ان کی خودنوشت' گزر گئی

گذران (نشریات لاہور 2011ء صفحات 466) اور ہمارے مہربان دوست یکے از غرباء عزلت نشیں قلمکار جناب مولانا محمد رمضان یوسف سلفی حفظہ اللہ کی تحریر کردہ سوانح عمری ''مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی' حیات و خدمات'' (مکتبہ رحمانیہ سیالکوٹ فروری 2011ء' صفحات 236) کا مطالعہ مفید مطلب ہوسکتا ہے اس خاص شمارہ میں بھی یقیناً تفصیلی حالات زندگی شامل ہوں گے لہذا تکرار مواد سے اجتناب لازم گردانا گیا ہے۔

جناب بھٹی صاحب کی متنوع خدمات قلم وقرطاس ہزاروں صفحات پر مشتمل ہیں۔ان میں سے صرف ایک پہلو خدمات حدیث کو نظر قارئین کیا جارہا ہے۔جس کی ترتیب حسب ذیل ہے۔

1) تحصیل علوم حدیث' (2) نظریہ حدیث' (3) حدیث مع ترجمہ وتشریح' (4) ریاض الصالحین' ترجمہ' (5) حدیث اور فقہ میں باہمی ربط' (6) برصغیر میں علم حدیث' (7) حدیث اور اسماء الرجال' (8) تذکار خدام حدیث' (9) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور ان کی علمی خدمات' (10) شروح صحیح بخاری' (11) الاعتصام (حجیت حدیث نمبر)

1) تحصیل علوم حدیث

زہبی دوراں جناب بھٹی صاحب نے مدرسہ کی تعلیم کے دوران 1933ء سے 1940 تک مولانا عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ متوفی (2 اکتوبر 1987ء) سے اپنے آبائی شہر کوٹ کپورہ' مرکز الاسلام لکھوکے اور فیروز پور میں علاوہ دیگر درس کتب کے اصول حدیث میں نخبۃ الفکر اور مقدمہ ابن الصلاح پڑھیں۔متون حدیث میں بلوغ المرام سے لے کر صحیح بخاری تک صحاح کی نصابی کتابوں کی تکمیل کی (گزر گئی گزران' ص 66-67) رمضان سلفی صاحب کی مہیا کردہ تفصیلات کے مطابق نسائی شریف اور شرح نخبۃ الفکر۔ کے کچھ اسباق کوٹ کپورہ میں پڑھے اور باقی مرکز الاسلام میں (مولانا محمد رمضان یوسف سلفی' مؤرخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی' ص 40) فیروز پور میں جو کتب پڑھیں ان میں سنن ابو داوؤد' جامع ترمذی' ابن ماجہ' موطا امام مالک اور مقدمہ ابن الصلاح شامل ہیں (رمضان سلفی۔ص 40)

جناب بھٹی صاحب محدث زماں حافظ الحدیث حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ (م 4 جون

1985ء) سے بھی شرف تلمذ رکھتے تھے۔ گوجرانوالہ میں 1940۔ 1941 کے دوران موطا امام مالک اور صحیح بخاری دونوں کتابیں دوبارہ پڑھیں (گزر گئی گذران، ص 68) جناب رمضان سلفی کی تحقیق کے مطابق صحیح مسلم بھی پڑھی (رمضان سلفی۔ص 41)

ہندوستان میں آپ کے ذاتی ذخیرہ کتب میں ''حدیث کی کتابوں میں بلوغ المرام مع سبل السلام، مشکوۃ شریف، سنن نسائی، جامع ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ابن ماجہ، ابوداؤد مع عون المعبود، صحیح مسلم اور صحیح بخاری شامل تھیں (گزر گئی گزران، ص 190)

2) نظریہ حدیث

خادم محدثین جناب محمد اسحاق بھٹی صاحب کے نزدیک حدیث وحی الٰہی ہے۔ آپ کے الفاظ میں ''دین کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اعمال وارشادات کو تسلیم کرنا لازم ہے کیوں کہ ان کی حیثیت وحی الٰہی کی ہے'' (محمد اسحاق بھٹی، برصغیر میں علم فقہ، بیت الحکمت لاہور 1430ھ، 2009ء، ص 23) ارمغان حدیث، ص 10 پر تبیین کے زیرعنوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی ضرورت واہمیت بڑے خوبصورت اسلوب میں واضح کرتے ہیں ''تبیین سے مقصود یہ ہے کہ قرآن میں جن احکام واوامر اور فرائض واعمال کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قول وعمل سے اس کی وضاحت فرماتے ہیں اور مناسب الفاظ اور خوبصورت اسلوب میں اپنی امت کو اس کی تشریح وتفصیل سے آگاہ کرتے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں نماز کا حکم دیا گیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تشریح کرتے ہیں اور لوگوں کو بتاتے ہیں کہ دن رات میں کتنی نمازیں فرض ہیں، سنن ونوافل کیا ہیں اور رکوع وسجود میں کیا کچھ پڑھنا چاہیے؟ مناسک حج کون کون سے ہیں اور ان کے ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ روزے کی تفصیلات کیا ہیں؟ نصاب زکوۃ کیا ہے؟ تجارت اور کاروبار میں کن امور کو پیش نگاہ رکھنا ضروری ہے؟ فرمایا۔

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم و لعلھم یتفکرون (النحل: 43) اور (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے تاکہ جو باتیں لوگوں پر نازل ہوئی ہیں وہ باتیں آپ کھول کر بیان کردیں تاکہ وہ غور وفکر سے کام لیں''

اس کے معنی یہ ہیں کہ قرآن مجید نے نبوت ورسالت کے تصور کو جس اسلوب سے نکھارا اور جس نہج سے بیان کیا اور جس انداز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو ضروری قرار دیا' یہ اس کا نتیجہ تھا۔ کہ امت مسلمہ نے ہر عہد اور ہر زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین وارشادات کو مشعل راہ بنایا۔

جناب بھٹی صاحب مسلک اہل حدیث کے علمبردار تھے ان کے بقول میں نے اپنی تحریروں اور ریڈیائی اور ٹیلی ویژنی پروگراموں میں ہمیشہ اپنے مسلک کو ملحوظ خاطر رکھا اور اس کی خدمت کی بحمد اللہ ایک لمحے کے لیے بھی اس میں لچک نہیں آنے دی (گزر گئی گزران' ص 263) جناب بھٹی صاحب کی عمر بھر کی مسلکی وابستگی کے بعد یہ کہنا بجا ہوگا کہ اہل حدیث کی مجموعی فکر ہی جناب بھٹی صاحب کی فکر تھی اہل حدیث کی فکر میں قرآن کی طرح حدیث بھی ماخذ اسلام ہے۔ بھٹی صاحب کے الفاظ میں ''اہل حدیث کہتے ہیں براہ راست قرآن وحدیث کو مانو جو اسلام کا اصل ماخذ ہے (محمد اسحاق بھٹی' برصغیر میں اہل حدیث کی آمد' مکتبہ قدوسیہ لاہور 2004ء ص 64' مذکورہ بالا سے چند حوالہ جات سے واضح ہورہا ہے کہ بھٹی صاحب حدیث نبوی کو وحی الہٰی' واجب الاتباع اور ماخذ اسلام تسلیم کرتے تھے۔ حدیث نبوی بارے ایسا ٹھوس ایمان ہی ذریعہ نجات ہوگا۔

ارمغان حدیث

مؤلف محمد اسحاق بھٹی

ناشر:۔ طارق اکیڈمی جون 2008ء

صفحات: 272

احادیث:۔ 99

بصورت ترجمہ وتشریح: لائق صد تکریم مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ کی مرتب کردہ ارمغان حدیث خدمت حدیث میں واحد کلی ذاتی کاوش ہے۔ جو کہ جناب بھٹی صاحب کے حسن انتخاب کا مجموعہ احادیث نبویہ ارمغان حدیث کا ص 1 ٹائٹل کتاب' ص 2 جملہ حقوق' ص 3 تا 4 فہرست ہے۔ ص 5 تا 6 عرض ناشر از محمد سرور طارق اور ص 7 تا 8 مقدمہ از محمد خالد سیف محررہ 12 ستمبر 2007ء کے لئے مختص ہے ص 9 تا 12 حرفے چند از محمد اسحاق بھٹی موجود

ہے۔ص 13 تا 272 پر 99 منتخب احادیث کا ترجمہ اور عمدہ راہنما تشریح جناب بھٹی صاحب کے قلم گوہر بار سے حوالہ قرطاس ہے۔

اسلام کے قصر رفیع کی مضبوط بنیادوں میں سے ایک اہم ترین معاملات کا وسیع دائرہ ہے جناب بھٹی صاحب کے الفاظ میں عبادات کے بعد دوسرا سلسلہ معاملات کا ہے جو بہت پھیلا ہوا ہے اور انسان کی دنیاوی زندگی کے ہر پہلو پر محیط ہے اس میں مسلمان اور غیر مسلم سبھی شامل ہیں۔تجارت زراعت' اخلاق' آداب' آپس کے تعلقات ایک دوسرے کے حقوق' بیع وشراء' ملازموں کے حقوق' مزدوروں کے حقوق' حتی کہ جانوروں اور ڈنگروں کے حقوق' کھانے پینے کے آداب' معاشرتی روابط' غیر مسلموں سے میل جول کی نوعیت حاکم محکوم اور رعیت و راعی کی باہمی علائق وغیرہ لا تعداد امور ہیں جو معاملات کے دائرے میں شامل ہیں (ص59)

حیات انسانی کے وسیع دائرہ معاملات بارے جناب بھٹی صاحب نے کتب ستہ (بخاری' مسلم' ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ) کے علاوہ مسند احمد مستدرک حاکم شعب الایمان' مجمع الزوائد' مشکوۃ اور الدارمی

جیسے بارہ (12) مختلف بنیادی ثانوی ماخذوں سے 98 احادیث ان کے حوالہ جات کے ساتھ اور ایک حدیث بغیر کسی ماخذ کے حوالہ کے نقل فرمائی ہے۔مختلف ابواب کے زیر عنوان 99 احادیث کو ان کی بنیاد بنایا گیا ہے۔جبکہ ص 8 پر محمد خالد سیف نے اپنے تحریر کردہ مقدمہ اور ص 12 پر مکرمی و محترمی بھٹی صاحب نے حرفے چند میں ایک سو (100) احادیث متن اور ترجمہ وتشریح کے ساتھ اس میں جمع کرنے کی نوید سنائی ہے۔اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ سو نمبر حدیث کہاں کم رہ گئی یا گم ہوگئی؟

ارمغان حدیث میں موجود 99 احادیث میں سے 77 مقبول اعلیٰ صحیح یا حسن اور 22 احادیث مردود یعنی ضعیف درجے میں ہیں مکرمی بھٹی صاحب کے ابتدائی دور حیات یعنی 60-70 سال پہلے احادیث کا مطلق ذکر کافی گردانا جاتا تھا۔آہستہ آہستہ متن حدیث مع حوالہ ماخذ کے نقل کا رجحان پیدا ہوا چاہے ماخذ اصلی ہو یا ثانوی' برصغیر میں 3-4 دہائیوں سے مزید صحت مندرجحان نہ صرف پیدا ہوا بلکہ آہستہ آہستہ غالب آرہا ہے۔کہ حدیث اصل ماخذ سے ذکر کی جائے۔اور اس کی تحقیق بھی ہدیہ قارئین کی جائے تاکہ مقبول

درجے ہی احادیث قبول کی جائیں۔

جناب بھٹی صاحب اپنے ابتدائی دور کے امین ٹھہرے، مطلق حوالہ ماخذ ذکر فرماتے رہے اور تحقیق حدیث بارے نشان دہی سے بے نیاز رہے۔ کیونکہ جناب بھٹی صاحب کے معاصر بزرگوں میں یہ رجحان غالب رہا ہے کہ ضعیف حدیث مطلقاً لائق رد نہیں اور خود بھٹی صاحب کے نزدیک اس پر بھی بہر حال عمل روا رکھا جا سکتا ہے۔ مکرمی بھٹی صاحب کے الفاظ میں ''فضائل اعمال میں متعدد علمائے اہل حدیث جن میں اس فقیر کے بعض اساتذہ کرام بھی شامل ہیں ضعاف پر عمل کے قائل تھے۔ ان سطور کے گناہ گار راقم کا بھی یہی نقطہ نظر ہے۔ لیکن اس سلسلے میں، میں کسی سے بحث نہیں کرتا (گزر گئی گزران ص 270)

معاشرتی ارتقاء ایک طبعی امر ہے جس میں مادی معاشرتی مظاہر کے ساتھ ساتھ علوم و فنون میں ترقی وتوسع، تحقیق وتنقید کے رجحانات، غلط کی بجائے صحیح، کمزور کی بجائے مضبوط افکار و نظریات کا پروان چڑھنا علامت خیر اور باعث شرف ہے۔ زندگی کے دیگر میدانوں میں کار فرما عوامل ور جحانات بارے کمزور، بودے بیت عنکبوت جیسے بے بنیاد افکار ونظریات اپنی جگہ کھو رہے ہیں۔ بعینیہ حدیث نبوی کے آخری دور کے بارے بھی یہ رجحان آہستہ آہستہ غالب آ رہا ہے کہ ایمان وعمل میں ضعیف حدیث کو کیوں جگہ دی جائے۔ اس فکر کے حاملین اب ضعیف روایات اور ان کی بنیاد پر تیار شدہ لٹریچر کو بطیب خاطر قبول نہیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اہل علم کو خصوصی توفیق و ہمت ارزاں فرمائے۔ اور یہ ارباب علم وفضل مقبول روایات ہی اپنی تقریروں اور تحریروں میں ہدیہ سامعین وقارئین فرمائیں۔ تاہم ضعیف سند اور ضعیف حدیث کا خالص علمی وفنی فرق ضرور مدنظر رہنا چاہئے کیونکہ کسی ایک ضعیف سند سے حدیث نبوی کا مطلقاً ضعیف ہونا لازم نہیں آتا۔ دیگر سند یا اسناد سے وہی حدیث صحیح بھی ہو سکتی ہے۔

ارمغان حدیث میں موجود احادیث کے ترجمہ بارے جناب بھٹی صاحب کا ترجمان قلم خوب حق ترجمانی ادا کرتا ہے جو بھٹی صاحب کے ٹھوس علم اور پختہ اسلوب کا ثمر ہے، ایں سعادت بزور بازو نیست'' اللہ تعالیٰ کی ''ذہبی دوراں'' پر خاص عنایت تھی کہ آپ کے قلم سے حوالہ قرطاس کردہ تحریر کی زبان آب کوثر دھلی زبان کا رنگ رکھتی تھی۔ جناب بھٹی صاحب نے طویل عمر پائی۔ راسخ

العلم والفکر اساتذہ سے علم حاصل کیا۔ معاشرے میں بھرپور زندگی بسر کرنے والی اہم شخصیات کی ہم رکابی میں رہے۔ زمانے کی اونچ نیچ اتار چڑھاؤ بلکہ گرم سرد موسم خوب دیکھے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ معاملات زندگی بارے احادیث کا چناؤ اپنی جگہ لائق داد ہے۔ تو ان کی تشریح میں آپ کی دلی ہمدردی، انسانی خیر خواہی، عملی راہنمائی کا رنگ غالب ہے آپ کی کردہ تشریح خالی خولی توضیح نہیں بلکہ مسلم معاشرے کو دعوت فکر و عمل کا ڈھنگ لئے ہے۔ آپ کی مرنجاں مرنج شخصیت آپ کی تحریروں میں جھلکتی ہے۔ بڑے خوشگوار انداز میں اصلاح احوال شخصیہ اور احوال معاشرہ کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ لیکن قاری کے لئے قطعاً کسی طرح کی بوریت یا اکتاہٹ کا مرحلہ نہیں آنے دیتے۔

تشریح حدیث متعلقہ حدیث کے جملہ معاشرتی پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ قاری ارمغان حدیث کے مطالعہ کے بعد مذکورہ حدیث کے معاشرتی راہنمائی سے لاعلم یا معاشرتی فریضہ سے نابلد نہیں رہ سکتا۔ ایسی جامع مانع اور قانع طرز کی تحریر جناب بھٹی صاحب کا ہی خاصہ تھا۔ اللہ بخشش کرے خوب صاحب قلم انسان تھے۔

''ایک حدیث''

مکرمی محترمی جناب بھٹی صاحب 1 2 اکتوبر 1965ء سے 16 مارچ 1996ء تک ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور سے وابستہ رہے۔ اس وقت ادارے سے ماہنامہ مجلّہ ''ثقافت'' کے نام سے شائع ہوتا تھا۔ بعدازاں اس کا نام ''المعارف'' رکھا گیا۔ المعارف کے جناب بھٹی صاحب بھی ایڈیٹر رہے۔ بھٹی صاحب کے بقول ''میری ایڈیٹری کی مدت بائیس سال پر مشتمل ہے۔ اس اثناء میں میں ادارے سے بھی لکھتا رہا۔ مضامین بھی لکھتا رہا۔ کتابوں پر تبصرے بھی کرتا رہا۔ اور ایک حدیث کے عنوان سے بھی ہر شمارے میں میرا مضمون باقاعدگی سے چھپتا رہا۔ (گزر گئی گزران۔ ص245)

مورخہ 16-03-15 بذریعہ موبائل جناب محمد رمضان یوسف سلفی صاحب کی وساطت سے جناب بھٹی صاحب کے برادر خورد جناب محمد سعید بھٹی صاحب سے یہ معلومات حاصل ہوئیں کہ ''المعارف'' میں ایک مجموعے کے زیر عنوان شائع شدہ احادیث میں سے بعض احادیث ارمغان حدیث میں شامل ہیں۔ جبکہ ''المعارف'' میں شائع شدہ ایک حدیث کے زیر

عنوان جملہ احادیث کا مسودہ مکرمی جناب قاضی محمد اسلم صاحب فیروز پوری رحمہ اللہ جناب اسحاق بھٹی صاحب سے (15 اکتوبر 1996ء کو ان کے حسین حیات ان سے لائے تھے۔ اور جناب اسحاق بھٹی صاحب کے پس مرگ یہ نوید ملی ہے کہ مسودہ تا حال غیر مطبوعہ شکل میں جناب قاضی صاحب کے پس ماندگان کے ہاں موجود ہے۔ بقول سعید بھٹی حسب فرصت وہ ماموں کانجن جا کر لائیں گے اور جناب محمد رمضان سلفی صاحب کی خدمات قلمیہ وعلمیہ کے ذریعے اسے شائع کرنے کا اہتمام کریں گے۔ (ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب) (حررہ 16-3-15 رات 10.00 بجے)

کل مورخہ 16-3-15 جناب قاضی محمد اسلم سیف رحمۃ اللہ کے صلبی وعلمی وارث جناب پروفیسر حافظ افتخار قدیر صاحب کے بذریعہ فون مذکورہ مسودہ بارے دریافت کیا تھا انہوں نے وعدہ کیا کہ والد محترم کی مسودات وکاغذات والی الماری چیک کر کے فون کروں گا۔ آج 16-3-16 رات تقریباً 8 بجے فون آیا کہ مسودات کی جانچ پڑتال کی گئی لیکن مذکورہ مسودہ نامی کوئی شے دریافت نہیں ہوئی۔ (حررہ 16-3-16 رات 10.40 بجے)

جناب افتخار قدیر صاحب نے مزید یہ واضح کیا کہ جناب بھٹی صاحب کا ریڈیو تقاریر پر مشتمل ایک مسودہ ہمارے ہاں موجود تھا جو کہ جناب محمد سعید بھٹی صاحب تک پہنچا دیا ہے۔ راقم سطور ہذا کے نزدیک ممکن ہے جناب سعید صاحب کا سہو ہو اور انہوں نے ریڈیو تقاریر بارے مسودے کو "ایک حدیث" بارے گردان رکھا ہو۔ (اللہ اعلم والصواب)

ریاض الصالحین

تالیف: ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی الدمشقی (631-676)

اردو ترجمہ: مولانا محمد اسحاق بھٹی

ناشر: مشتاق بک کارنر' الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

صفحات: جلد اول 459 جلد دوم 411

احادیث:۔ جلد اول 897؛ جلد دوم: 1005

ایمانیات' عبادات' معاملات' اخلاقیات اور تزکیہ نفس پر بہترین جامع راہنمائی بارے

امام نوویؒ کی مشہور و معروف کتاب ریاض الصالحین کا ترجمہ ذہبی دوران حضرت مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ کے قلم گوہر بار سے بھی مارکیٹ میں موجود اور اہل ذوق کے نظر نواز ہے۔

بھٹی صاحب رقم طراز ہیں کہ ''بہت عرصہ پہلے ایک کرم فرما عالم دین کے حکم سے ''ریاض الصالحین'' کا ترجمہ کیا تھا۔ اور تشریح کے عنوان سے مختلف احادیث کی تشریح کی گئی تھی۔ (ص 14) طبی عوارض اور دیگر مصروفیات کی بناء پر زیور طبع سے آراستہ کرانے کی نوبت نہ آئی۔ آنکھ میں موتیا کا آپریشن کرانے کے بعد صحتیابی پر عزم نو کیا۔ اور اپنی دیرینہ کاوش اور خواہش کو زیور طبع سے آراستہ کرانے میں کامیاب ٹھہرے۔

جناب بھٹی صاحب نے طبع میں تاخیر اور سبب تاخیر کے بعد اسلامی لٹریچر میں کتاب ہذا کی اہمیت واضح فرمائی ہے۔ ایک بزرگ ناصح کے طور پر کہتے ہیں کہ مقرروں خطیبوں اور واعظوں کو خاص طور سے اس کا مطالعہ کرنا چاہئے اور اس کے مندرجات سے فائدہ اٹھانا چاہئے (ص 15)

فاضل مترجم اپنے کردہ ترجمہ کی حقیقت و اصلیت یوں واضح کرتے ہیں ''یہاں یہ بھی عرض کردوں کہ کافی عرصہ بیشتر جب میں نے اس کے ترجمے کی ابتداء کی تھی اس وقت ایک دوست کی معرفت مجھے ایک پرانا ترجمہ حاصل ہوا تھا۔ جس سے میں نے کچھ استفادہ کیا۔ لیکن جب میں ترجمہ مکمل کر چکا اور پروف خوانی بھی کر لی تو معلوم ہوا کہ بعض اور اہل علم نے بھی یہ خدمت سرانجام دی ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے لائق احترام اہل علم کے ترجمے مارکیٹ سے حاصل کیے اور ان سے مستفید ہوا۔ میں اپنے ترجمے کا نہ تو کسی اہل علم کے ترجمے سے تقابل کروں گا اور نہ اس کے متعلق کچھ عرض کروں گا۔ بس یہی کہوں گا کہ اس فقیر نے بھی اپنے انداز سے اس کتاب کا ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے''۔ (ص 15)

جناب بھٹی صاحب نے حضرت امام نووی رحمہ اللہ کے مختصر حالات زندگی بھی ص 17 تا 20 سپرد قلم کیے ہیں تاکہ ریاض الصالحین سے استفادہ کرنے والے احباب صاحب کتاب کی شخصیت عالی مرتبت سے آگاہی پائیں اور ان کی علمیت و عظمت کو دل میں جگہ دے کر ان کی خدمت حدیث سے اپنے قلوب و اذہان کو منور کریں۔ اور عملی زندگی سیرۃ نبوی کے رنگ میں ڈھال سکیں۔

جلد اول ص 21 تا 24 جناب بھٹی صاحب کے قلم سے امام نوویؒ کے تحریر کردہ مقدمۃ الکتاب کا ترجمہ موجود ہے۔ اس کے بعد ص 25 تا 459 مختلف 143 ابواب کے تحت 897 احادیث نبویہ کا ایک کالم میں عربی متن جن کے بالمقابل دوسرے کالم میں اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔

جلد دوم میں بھی جلد اول کے انداز پر ایک کالم میں عربی متن جن کے بالمقابل دوسرے کالم میں اردو ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔ جبکہ حسب ضرورت ہر دو جلد میں کسی حدیث کی تشریح کرتے وقت متعلقہ حدیث کے نیچے ہر دو کالم کی پابندی کی بجائے مسلسل سطری عبارت کی شکل میں سپرد قلم ہے۔

کسی ایک زبان سے دوسری زبان ترجمہ کرنے بارے آپ راہنمائی فرمایا کرتے تھے کہ جس زبان میں آپ ترجمہ کر رہے ہیں ترجمہ کرتے وقت یہ سوچ غالب رہنی چاہئے کہ صاحب کتاب اگر اس زبان میں یہ کتاب لکھتے تو ان کا اسلوب اور زبان یہی ہوتی۔ جو میں کر رہا ہوں۔ مذکورہ راہنمائی لائق تکریم بھٹی صاحب کے کردہ ترجمہ میں عیاں ہے۔ آپ نے اصل متن کی بھرپور رعایت مدنظر رکھی ہے۔ اور متن کتاب میں سے کسی بات کو نظر انداز نہیں کیا متن کتاب میں موجود پہلے عنوان باب کے عربی الفاظ کے بالمقابل باب کے نمبر سمیت اردو ترجمہ کیا گیا ہے بعد ازاں تمہید باب کی عربی مہارت کے بالمقابل اس کا ترجمہ درج ہے۔

اس کے نیچے متن حدیث کے بالمقابل دوسرے کالم میں ترجمہ کا فریضہ سرانجام دیا گیا ہے۔ دوران ترجمہ عربی متن کے الفاظ سے بہت حد تک پابندی کے ساتھ اردو ترجمانی کا حق ادا کیا گیا ہے۔ بعض اوقات ترجمہ کی روانی اور درست فہم کی غرض سے قوسین میں اپنے اضافی الفاظ سے مدد لی گئی ہے۔ اس طرح قاری کے لئے عربی متن کے مبہم و مغلق مقامات کی تفہیم بہت آسان ہوگئی ہے۔ اور قاری بآسانی ترجمہ حدیث پڑھنے اور سمجھنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ قاری کی یہ کامیابی درحقیقت فاضل مترجم کے ٹھوس علم، مضبوط فہم اور کامیاب ترجمہ نگار ہونے کا بین ثبوت ہے۔ یوں قاری کو حدیث نبوی سے جوڑنے کی بہترین خدمت حدیث ہے۔

بعض ضروری مقامات کی توضیح کی غرض سے تشریح کی ذیلی سرخی کے ساتھ واجبی سی

شرح حدیث بھی زیر قلم لاتے ہیں۔ یہ واجبی شرح متعلقہ حدیث کے تشریح وتوضیح کے لئے کافی وشافی ٹھہرتی ہے طول طویل عبارات کے بوجھل پن سے قاری کونجات دلاتی ہے۔

اس ایڈیشن میں جناب بھٹی صاحب نے عربی متن کے مکمل ترجمہ اور بعض ضروری مقامات پر تشریح کا فریضہ بھی سرانجام دیا ہے۔ تاہم اپنے ایک خط محررہ 2 مئی 2009ء بنام مکرمی ومحترمی حکیم مدثر خان صاحب۔ میں رقم طراز ہیں کہ ریاض الصالحین کا کسی زمانے میں ترجمہ کیا تھا جو دو جلدوں میں چھپ گیا تھا۔ لیکن بہت غلط چھپا تھا۔ اب دوبارہ ایک ناشر چھاپ رہا ہے۔ میں تقریباً ہر حدیث کا تشریح کے عنوان سے حاشیہ لکھ رہا ہوں ترجمے کی غلطیاں بھی درست کر رہا ہوں۔ پہلی جلد کے ڈیڑھ سو صفحات ابھی باقی ہیں یہ بہت محنت طلب اور انتہائی ذمہ داری کا کام ہے۔

ریاض الصالحین پر کردہ مذکورہ بالا تصحیح وتحریر بارے ''حیات وخدمات مولانا محمد اسحاق بھٹی'' کے فاضل جناب محمد رمضان یوسف سلفی حفظہ اللہ سے بذریعہ موبائل (بتاریخ 18-2-2010 بروز جمعرات بوقت 7.30 بجے شام مزید معلومات حاصل کیں۔ جن کے مطابق مرحوم بھٹی صاحب یہ کام مکمل کر گئے تھے۔ کمپوزنگ ہو چکی ہے۔ عنقریب مکتبہ محمد یہ لاہور کی طرف سے شائع ہوگی۔ (اللہ کرے جلد از جلد نظر نواز قارئین ہو آمین) جناب بھٹی صاحب نے اردو ترجمانی سے آگے تخریج وتحقیق کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا۔

روایات کی تخریج وتحقیق قاری کو ایک گونہ اطمینان کا باعث ہوتی ہے۔ شرح صدر سے قاری روایت کے قبول ورد کا فیصلہ کرتا ہے۔ اس عصری اسلوب کے حوالے سے ترجمہ ہذا طبع جدید میں گئی گنجائش باقی ہے۔

مقالہ حدیث اور فقہ میں باہمی ربط مشمولہ مجموعہ مقالات اسلامی آئین کی تشکیل اور سنت''

مقالہ نگار: مولانا محمد اسحاق بھٹی

ناشر: ادارہ معارف القرآن والسنہ اسلام آباد۔ مئی 1983ء

محمد بشیر سیکرٹری جنرل کے الفاظ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے زیر اہتمام مورخہ 13 دسمبر 1981ء کو کمیونٹی سنٹرل ہال آب پارہ اسلام آباد میں۔ اسلامی معاشرے کی تشکیل میں ''سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام'' کے عنوان پر ایک عظیم الشان علمی مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی تھی جس میں متکلم اسلام حضرت مولانا محمد حنیف ندوی مدظلہ نے ''اسلامی آئین کی تشکیل اور سنت'' مولانا محمد اسحاق بھٹی ریسرچ اسکالر ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور نے ''سنت اور فقہ کا باہمی تعلق'' اور مولانا ارشاد الحق اثری ریسرچ فیلو ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد نے ''خبر واحد کا مفہوم اور مقام' کے زیر عنوان اپنے بیش قیمت مقالات پیش فرماتے تھے (ص۔ 3) مذکورہ بالا تینوں مقالات اسلامی آئین کی تشکیل اور سنت'' نامی 48 صفحات پر مشتمل مجموعہ میں شائع کیے گئے۔ جس میں جناب اسحاق بھٹی صاحب کا مقالہ'' حدیث اور فقہ میں باہمی ربط ص 19 تا 33 پر موجود ہے

مقالہ ہذا میں جناب بھٹی صاحب نے حدیث اور فقہ' محدثین اور فقہا' کتب اور فتاوی جات کے مابین تعلق اور ربط کو انتہائی خوب صورتی سے واضح کیا ہے جس میں افراط وتفریط کو ہرگز راہ نہیں دی۔ بقول بھٹی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و ارشادات کا نام حدیث ہے۔ جس کی اتباع واطاعت کو قرآن نے ضروری قرار دیا ہے۔ (ص 19) آپ کے نزدیک ''فقہ کا دوسرا ماخذ' احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے قرآن مجید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو فرض اور آپ کی سنت اور عمل کی پیروی کو ضروری قرار دیا ہے۔ دین سے متعلق صحابہ کرامؓ آپؐ کے افعال وفرامین کو واجب الاتباع گردانتے تھے۔

براعظم ایشیاء افریقہ کی فتوحات کے بعد'' اسلام کو نئے تمدن سے واسطہ پڑا۔ بہت سے نئے مسائل سامنے آئے' نئی تہذیب اور نئی ثقافت کو سمجھنے کے مواقع پیش آئے۔ نئے معاشروں اور نئی معاشرتوں سے مڈ بھیڑ ہوئی۔ نئے ذرائع آمدنی وخرچ نظر و بصر کے زاویوں میں آئے۔ نئے نظام زراعت و معاش کا پتہ چلا' اور معاملات کی نئی سے نئی شکلیں نمایاں ہو کر ابھریں۔ ان سے بطریق احسن عہدہ برآ ہونے کے لئے ضروری تھا کہ غور وفکر کے پیمانوں میں حرکت پیدا ہو اور تعمق

اور فراست کی وادیوں میں احساس تبدیلی کا جذبہ کروٹ لے (ص 23)

یہ بھی اٹل حقیقت ہے کہ ''انسانی معاشرہ'' جامد اور ساکن نہیں ہے۔ متحرک اور تغیر پذیر ہے۔ اور اسلام دائمی مذہب ہے، جس کی فکری و عملی برکات کا شاہانہ عالم انسانیت پر ہمیشہ سایہ فگن رہے گا۔ اس لیے دونوں کا ایک ساتھ چلنا اور باہم رفاقت اختیار کیے رکھنا ضروری ہے۔ اس کا احساس دور صحابہ میں اسی وقت ہونے لگا تھا جب نوع بہ نوع مسائل اور قسم قسم کے معاملات مختلف شکلوں میں سامنے آئے اور بوقلموں افکار نے ان کی تعبیر میں ایسی صورت اختیار کر لی۔ جس کی وجہ سے اہل علم اور اصحاب بصیرت کو تدوین فقہ کی طرف عنان توجہ ملتفت کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور قرآن اور حدیث کو پیش نگاہ رکھ کر اسے باقاعدہ ایک مستقل شرعی علم کے سانچے میں ڈھالنے کا اداعیہ ان کی سطح ذہن پر ابھرا۔ (ص 29)

چنانچہ تابعین کے عہد زرین میں آئمہ دین کی ایک جماعت نے قرآن وحدیث کی روشنی میں، اس کے متعین کردہ حدود وقواعد کے مطابق ایک ایسا ضابطہ زندگی مرتب کرنے کی طرح ڈالی جو ان مسائل کی زلف گرہ گیر کو سلجھانے میں مدد دے سکے۔ اور اپنے دور کے تقاضوں کو بہتر اسلوب سے حل کر سکے۔ اس طرح وقت وضرورت کے مصالح ایک نئے علم اور جدید فن کی ترتیب و تدوین کا باعث بنے جس کو علم الفقہ کے نام سے تعبیر کیا گیا۔ (ص 23)

کس قدر ادبیت اور جامعیت کے ساتھ علم الفقہ کی ضرورت واہمیت اور اس کی بنیاد میں قرآن وحدیث کے ربط کو واضح کیا ہے یہ جناب بھٹی صاحب کے ذہن رسا لہ فکر پختہ کا ہی نتیجہ ہے۔ علم فقہ کی ضرورت سے انکار کی سطح سوچ کا مزید مداوا بھٹی صاحب کے الفاظ ہوں ''اجتہاد کا دروازہ بند کر دینے کا مطلب اپنی علمی بے مائیگی کا اعلان کرنا اور ان مسائل کو سمجھنے اور حل کرنے سے انکار کرنا ہے۔ جو تغیر پذیر معاشرے کو ہر لحہ پیش آتے ہیں (ص 26)

حجیت حدیث اور فقہی بصیرت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہر دو سے انکار ممکن نہیں، ورنہ اسلام کی ابدیت پر حرف آئے گا۔ مقالہ ہذا میں جناب بھٹی صاحب نے اس فکری واساسی بحث کو انتہائی عام فہم انداز میں پیش کیا ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے نامور مجتہدین کا فقہی مقام و مرتبہ بھی

واضح کیا ہے۔ آپ کے نزدیک ''امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پہلے امام ہیں جن کے فقہی مسلک کو قبول عام کا خلعت عطا ہوا'' ابتدائی دور کے آئمہ احناف اور بعد کے فقہائے حنفیہ کی تصنیفات سے بھی واضح ہوتا ہے کہ مسائل کے استدلال و استنباط میں انہوں نے حدیث وسنت ہی کو منبع اور ماخذ ٹھہرایا ہے۔ یہ البتہ ہوا ہے کہ بعض مسائل میں صحیح حدیث مرجوح اور ضعیف کو راجح قرار دے دیا گیا ہے۔ اور تقلید کی وجہ سے ایسا ہونا ایک قدرتی بات ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ استدلال کے لیے رجوع حدیث وسنت ہی سے کیا گیا ہے۔ (ص29-30)

دوسرے جلیل القدر بزرگ امام مالک ہیں جو تعامل اہل مدینہ کے قائل ہیں ان کی مشہور کتاب موطا ہے جو حدیث وفقہ کا دلآویز مجموعہ ہے (ص30)

امام مالک کے بعد امام شافعی کا نام نامی آتا ہے جن پر حدیث وسنت کا رنگ اتنا غالب تھا کہ ان کے تلامذہ و متبعین کو اصحاب الحدیث کے نام سے موسوم کیا گیا (ص30-31)

امام احمد کے بارے رقم طراز ہیں کہ ''اجتہاد وفقہ کے ساتھ ساتھ روایت حدیث اور حفاظت سنت کا جتنا اہتمام امام احمد اور ان کے متبعین نے کیا دوسروں نے نہیں کیا۔ جناب بھٹی صاحب نے ادب واحترام کے تمام تر تقاضے ملحوظ خاطر رکھ کر معروف چاروں فقہی مسالک کے بانی آئمہ کرام کے بارے کھلے لفظوں میں واضح کر دیا ہے۔ کہ ان کا ایک طرف اگر فقہی طور پر مقام بلند تھا تو دوسری طرف حدیث وسنت سے ان کی وابستگی بھی گہری تھی۔ مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر کردہ تاریخ اہل حدیث (ناشر: اسلامی پبلشنگ کمپنی لاہور 1953ء) میں ص 56 تا 72 ائمہ کرام اور بزرگان عظام کے حدیث نبوی سے تعلق اور ان شخصیات سے ہمارے تعلق بارے بہت ہی عمدہ راہنمائی فرمائی ہے لائق مطالعہ ہے۔ تا کہ ہر طرح کی شوخی اور بے ادبی سے بچ سکیں۔ کم علمی جس کا باعث ہوتی ہے۔

جناب بھٹی صاحب نے کتب حدیث اور کتب فقہ کا باہمی تعلق بھی بڑی ندرت اور مہارت سے واضح کیا ہے۔ آپ کے الفاظ میں ''حدیث کی تمام متداول و مروج کتابوں کا نہج تبویب فقیہانہ ہے۔ بلکہ کہنا چاہئے کہ عبادات و معاملات سب امور میں فقہا نے اپنے متون کی

تبویب میں کتب حدیث کا تتبع کیا ہے۔ کتب صحاح کی تبویب میں بالخصوص فقاہت کا رنگ نمایاں ہے۔

صحیح بخاری کی تو شہرت و قبولیت کی بہت سی وجوہ میں سے ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ اس کا انداز فقیہانہ و مجتہدانہ ہے۔ اور تبویب میں وہ انداز بالکل نکھر کر سامنے آ گیا ہے۔ امام بخاری نے ابواب و تراجم میں ایک ایک حدیث سے بہت سے فقہی مسائل مستنبط کیے ہیں۔

فقہ و حدیث کے باہمی تعلق کے تسلسل میں جناب شاہ ولی اللہ دہلوی (1176ھ 1962ء (ص 32) کا ذکر خیر برصغیر کے حوالہ سے نمایاں طور پر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ''برصغیر پاک و ہند کے وہ عالم دین ہیں جنہوں نے اپنے زمانے کی ضروریات کا احساس کیا اور حجۃ اللہ البالغہ میں حدیث و سنت کو اساس قرار دے کر محدثانہ پیرائیہ اظہار میں اپنے دور کے نئے مسائل کو جن میں اقتصادی' معاشی' مزدور' سرمایہ دار' کاشتکار' زمیندار اور ٹیکس وغیرہ سب مسائل شامل ہیں کو موضوع گفتگو بنایا' اور نہایت صفائی سے صحیح نقطہ فکر بیان کیا (ص 32) عصر حاضر کے اہل علم کو بھی خلوص کے ساتھ تمام جدید مسائل کے حل کے لئے اس منہج کی دعوت دیتے ہیں۔

جناب بھٹی صاحب کے نزدیک حدیث و فقہ ایک دوسرے کے حریف نہیں بلکہ حلیف ہیں۔ قرآن کی طرح حدیث اساس ہے۔ بے بنیاد کوئی عمارت کھڑی نہیں رہ سکتی۔ قرآن و حدیث کی بنیاد پر فقہ کی شکل میں مسائل زندگی کی عمارت تعمیر ہوتی رہتی ہے اور تا قیامت یہ عمل ہر نئے سورج کی ضرورت ہے۔ لہٰذا ہر دو میں بُعد و تفریق قائم کرنے کی بجائے قرب و اتحاد کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ہر دو کے ماہرین بھی لائق تعظیم ہیں۔ بقول بھٹی صاحب محدثین اونچے درجے کے فقیہہ تھے اور فقہا حدیث و سنت میں درک و عبور رکھتے تھے (ص 33) المختصر مقالہ ہذا اپنے عنوان بارے بقامتکتر بقیمت بہتر کی بہترین مثال ہے۔

(6) مقالہ:۔ برصغیر میں علم حدیث

مؤرخ اہل حدیث جناب محمد اسحاق بھٹی صاحب جولائی 2008ء میں مرکز دعوۃ الجالیات کی دعوت پر کویت بلائے گئے۔ جہاں آپ کی قلمی خدمات کے اعتراف ہیں آپ کو

3 جولائی کو قرطبہ ہال میں شیلڈ پیش کی گئی۔ اور بھٹی صاحب کے بقول ''11 جولائی کو اسی قرطبہ ہال میں نماز عشاء کے بعد ''برصغیر میں علم حدیث'' کے موضوع پر میری تقریر کا پروگرام تھا۔
(گزر گئی گزران ص 442)

جناب بھٹی صاحب نے اپنی تحقیق انیق ''برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش'' (ص 46-47) پر بھی زیر عنوان ''برصغیر میں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے اپنی تصنیف لطیف 'برصغیر میں اہل حدیث کی آمد'' ص 60 پر ''برصغیر میں حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' کی ذیلی سرخی قائم کی ہے۔

(7) ریڈیو تقریر حدیث اور اسماء الرجال

جناب بھٹی صاحب کی آپ بیتی' گزر گئی گذران ص 261-262 پر مہیا کردہ معلومات کے مطابق ایک مرتبہ ریڈیو پاکستان (لاہور) کی طرف سے ہفتہ حدیث منایا گیا اور اس کے ارباب انتظام نے سات مقرروں کا انتخاب کر کے مختلف سات موضوعات پر ان سے سات روز میں سات تقریریں کرائیں ہر تقریر کا دورانیہ 35 منٹ تھا۔ ان میں ایک مقرر یہ فقیر تھا جسے ''حدیث اور اسماء الرجال'' کا موضوع دیا گیا تھا۔ پروڈیوسر عبدالحئ قریشی تھے۔ میں نے ان سے کہا میں 35 منٹ میں اپنی بات مکمل نہیں کر سکوں گا۔ انہوں نے کہا کہ 35 منٹ کی کوئی پابندی نہیں' بے شک اس سے زیادہ وقت لے لیں۔ میں نے اس موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر کی اور پھر یہ تقریر متعدد مرتبہ ریڈیو سے نشر ہوئی۔

جناب بھٹی صاحب نے علم حدیث اور علم اسماء الرجال کے زیر عنوان اپنی تحقیق بے مثل ''برصغیر میں اہل حدیث کی آمد'' میں ص 299 تا 313 اس بارے جامع اور مانع قسم کی معلومات مہیا کی ہیں۔

تذکار خدام حدیث

ذہبی دوراں جناب بھٹی صاحب کی خدمات حدیث کا ایک پہلو خدام حدیث کی تذکرہ نویسی ہے حدیث نبوی اور خدام حدیث کا ذکر خیر ہو تو پھر مورخ اہل حدیث کے قلم کی روانی و جولانی' حافظہ کی یاد دہانی' خاکہ نویسی کی شگفتہ بیانی کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ اشہب قلم رواں دواں'

معلومات کا خزانہ بے کراں اور قلم وقرطاس کا رشتہ بے پایاں دکھائی دیتا ہے۔نوک قلم پر آنے والے الفاظ اگر آب کوثر سے دہلی زبان جیسے ہوں تحریر کی مٹھاس اگر شہد جیسی ہو اور ہر ہر لفظ عقیدت ومحبت میں ڈوبا ہو تو پھر اس ادب پارے کی لذت صرف قاری پر آشکار ہوسکتی ہے احاطہ تحریر میں نہیں لائی جاسکتی۔خدام حدیث کا تذکرہ ادب واحترام بھرے رنگ میں الفاظ کے موتیوں کی لڑی میں پرونے کا ملکہ جناب بھٹی صاحب کو خالق قلم نے وافر عطا کر رکھا تھا۔اور خادم خدام حدیث نے حدیث نبوی کے ان پروانوں کے حالات زندگی حوالہ قرطاس کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔اپنی مختلف تحریروں اور بکثرت کتابوں میں خدام حدیث کے ذکر خیر کو ترجیح دی۔

جناب بھٹی صاحب کی بعض کتابیں صرف خدام حدیث کے تذکار کے لئے مختص ہیں مثلاً دبستان حدیث (مکتبہ قدوسیہ لاہور 2008ء' صفحات 673) میں بقول بھٹی صاحب ''اس کتاب میں برصغیر کے ان ساٹھ اہل حدیث علمائے کرام کا تذکرہ کیا گیا ہے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی تدریس یا تصنیفی صورت میں تبلیغ واشاعت کا اہتمام کیا یا کسی مدرسے میں طلباء کو کتب حدیث پڑھائیں یا حدیث کی کسی کتاب کا ترجمہ کیا۔یا اس کی شرح لکھی یا فتوی نویسی کی۔(ص 19 حرفے چند) اس طرح گلستان حدیث (مکتبہ قدوسیہ لاہور 2011ء) صفحات 585) میں بقول بھٹی صاحب اس میں چوراسی (84) خادمان حدیث کا تذکرہ کیا گیا ہے (ص 37؛ حرفے چند) علاوہ ازیں چمنستان حدیث (مکتبہ قدوسیہ لاہور 2015ء) صفحات 805) بقول بھٹی صاحب...... یہ کتاب بھی برصغیر کے اہل حدیث علمائے ذی وقار کے حالات کی نقاب کشائی کرتی ہے۔یہ وہ بوریا نشین اور درویشان خدامست ہیں۔جنہوں نے زندگی کے ہر موڑ پر اپنے آپ کو قرآن وحدیث کی خدمت کے لیے وقف کیے رکھا۔کتاب میں ایک سو (100) علمائے کرام کے واقعات حیات ضبط تحریر میں لائے گئے ہیں (ص 41؛ حرفے چند)

ان مخصوص کتابوں کے علاوہ کاروان سلف ہو یا قافلہ حدیث' نقوش عظمت رفتہ ہو یا بزم ارجمنداں ہفت اقلیم ہو یا محفل دانشمنداں' ارمغان حنیف ہو یا میاں عبدالعزیز مالواڈہ' تذکرہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری ہو یا صوفی محمد عبداللہ' مولانا احمد دین گکھڑوی ہو یا تذکرہ مولانا محی

الدین لکھوی' قصوری خاندان ہو یا روپڑی علمائے حدیث' تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی ہو یا میاں فضل حق اوران کی خدمات غرضیکہ بھٹی صاحب کی کتاب ہو اور اس میں کسی نہ کسی طرح کسی خادم حدیث کا تذکرہ نہ ہو۔ ان کی خدمات حدیث کو زیر قلم نہ لایا گیا ہو یہ اسی طرح محال ہے جس طرح گلاب کا پھول ہو اور اس کی مہک نہ ہو سب جناب بھٹی صاحب کے قلب کی تسکین ان سعید روحوں کی قلمی یاد میں تھی ان کے قلم کی پیاس خدام حدیث کے تذکرے سے بجھتی تھی۔ اور آپ نے جس تفصیلی معلوماتی معیار پر خدام حدیث کے تذکار اتنی کثرت سے اپنی کتاب میں کیے ہیں۔ شاید کوئی دوسرے صاحب قلم یہ حق ادا نہ کر پائیں اور اس شرف کے آپ ہی واحد حقدار ٹھہرے رہیں......زہے نصیب۔

9) ایڈیٹنگ اور نظر ثانی

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اوران کی علمی خدمات ڈاکٹر ثریا ڈار صاحبہ کے مقالہ پی ایچ ڈی ''شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اوران کی علمی خدمات' کے بارے میں جناب بھٹی صاحب رقم طراز ہیں۔'' 1978ء میں یہ مقالہ ادارہ ثقافت اسلامیہ کے ڈائریکٹر جناب سراج منیر صاحب کو اشاعت کے لیے موصول ہوا تھا۔ اس کی ایڈیٹنگ اور نظر ثانی کی ذمہ داری مجھ پر عائد کی گئی میں نے اپنی دانست میں اس کو پورے غور اور توجہ سے دیکھا۔ اور اس کا ایک ایک لفظ پڑھا اور ادارہ ثقافت اسلامیہ کی پالیسی کے پیش نظر اس میں مندرجہ ذیل کام کیا۔

(1) عربی اور فارسی عبارتیں کئی مقامات پر درج ہیں لیکن ان کا ترجمہ نہیں کیا گیا تھا اور عام طور پر مقالوں میں ترجمہ کیا بھی نہیں جاتا۔ میں نے ان عبادتوں کا ترجمہ کر دیا ہے۔ تاکہ اس سے وہ حضرات بھی استفادہ کر سکیں جو عربی اور فارسی سے آشنا نہیں ہیں۔

(2) جہاں جہاں حوالوں میں سہو کا شبہ ہوا۔ حوالے چیک کیے اور اصل کتاب دیکھ کر حوالے درست کیے۔

(3) فرقہ وارانہ مباحث کے سلسلے کی بعض باتیں یا تو حذف کر دی گئی ہیں یا ایسے انداز میں بیان کر دی گئی ہیں جس سے کسی فریق کی دل شکنی نہ ہو۔ (ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور 1991ء ص 10-11)

(10) ایڈیٹنگ شروح صحیح بخاری

غزالہ حامد بٹ بنت پروفیسر عبدالقیوم نے شروح صحیح بخاری کے زیر عنوان 1966ء میں ایم

اے اسلامیات (پنجاب یونیورسٹی) کے حوالے سے لکھا جس کی برائے طبع ایڈیٹنگ جناب بھٹی صاحب نے سرانجام دی جس کی وضاحت بھٹی صاحب نے ان الفاظ میں کی ہے۔ہم نے ایڈٹ کرتے وقت تمام عربی عبارتوں کا اردو ترجمہ کر دیا ہے تاکہ وہ حضرات بھی اس سے استفادہ کر سکیں جو عربی سمجھنے کی پوری استطاعت نہیں رکھتے۔(ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور' 1991ء ص 10)

(11) الاعتصام (حجیت حدیث نمبر)

19 اگست 1949ء کو گوجراں والا سے ہفت روزہ الاعتصام جاری ہوا۔اس کے مدیر مولانا محمد حنیف ندوی مقرر کئے گئے۔اخبار کے اجراء پر چار پانچ مہینے گزرے تھے کہ جناب بھٹی صاحب کو معاون مدیر بنا دیا گیا۔ الاعتصام سے بھٹی صاحب اپنے تعلق کو یوں بیان کرتے ہیں ''خاکروب' چپڑاسی' کلرک' مینجر اور نائب مدیر بلکہ بعض اوقات مدیر تک تمام عہدے میرے پاس تھے۔'' (گزر گئی گذران' ص 213) جناب بھٹی صاحب کا الاعتصام سے یہ دفتری تعلق تقریباً 17 برس جاری رہا اور آپ نے بالآخر 30 مئی 1965ء کو اخبار الاعتصام کی ادارت سے استعفا دے دیا۔ہفت روزہ الاعتصام گوجراں والا سے لاہور منتقل کیا گیا تھا۔اور جناب بھٹی صاحب کا اس سے تعلق خاطر تادم مرگ جاری رہا۔جس کی تفصیلات ایک طویل تحریر کی متقاضی ہیں۔

جناب بھٹی صاحب نے اپنے دور ادارت کے حوالے سے لکھا ہے کہ زمانہ ادارت میں الاعتصام کے کئی خاص نمبر چھپے جن میں ایک ''حجیب حدیث'' نمبر ہے۔جو بڑے سائز کے ایک سو صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ نمبر تنہا اس فقیر نے ترتیب دیا۔ حجیت حدیث نہایت نازک اور اہم موضوع ہے اس کے لئے میں نے بہت سے اصحاب علم سے مضامین لیے اور ہر مضمون کے آغاز میں فاضل مضمون نگار کے حالات لکھے۔یہ نمبر فروری 1956ء میں شائع ہوا تھا۔پاکستان اور ہندوستان کے تقریباً تمام مشہور اخبارات ورسائل نے اس پر تبصرے کیے (گزر گئی گذران ص 224)

جناب محترم بھٹی صاحب کی خدمات حدیث کا مختصر سا خاکہ ہے جو قارئین کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے۔ورنہ آپ کی خدمات کا دائرہ تو بہت وسیع ہے اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے انہیں جنۃ الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے (آمین ثم آمین)